مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۱۹ر رجب المرجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

اَمَّا بَعۡدُ ۔

اللہ تعالیٰ کو ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک ماننا توحید ہے

ہر جمعرات کو بعض احباب نئے آتے ہیں۔ میں فضیلت ذکر کی حدیث کئی مرتبہ پہلے سنا چکا ہوں۔ خلاصہ اس حدیث شریف کا یہ ہے۔ کہ مجلس ذکر میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالےٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ہر جمعرات مجلس ذکر میں شامل ہوکر مغفرت کا تمغہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میری عادت ہے۔ کہ میں ذکر کے بعد کچھ نہ کچھ کتاب و سنت کی روشنی میں آپ کی اصلاح کے لئے عرض کر دیا کرتا ہوں۔ آج ایک نئی چیز عرض کرتا ہوں

اللہ تعالےٰ کی ذات کو سب مانتے ہیں۔ ہندو۔ کافر بھی خدا کو وحدہ لاشریک لہ مانتے ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالےٰ کی صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں اکثر مسلمان بھی اس شرک میں مبتلا ہیں

خالص توحید یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات کو مع اُس کی صفات کے ساتھ مانا جائے۔ اور اُس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔ آج کل مسلمان اللہ تعالیٰ کی صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کی ذات حاضر ناظر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی حاضر ناظر نہیں۔ یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حاضر ناظر نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عالم الغیب والشہادۃ نہیں ہے۔ نہ کوئی نبی نہ کوئی ولی۔

قرآن مجید میں ایک واقعہ آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ تھی۔ کہ سفر میں جاتے وقت قرعہ ڈال کر ایک بیوی کو ساتھ خدمت کے لئے لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ساتھ سفر میں لے گئے۔ راستہ میں جب قافلہ ٹھہرا۔ تو حضرت عائشہؓ قضا حاجت کے لئے رات کو باہر تشریف لے گئیں۔ پیچھے قافلے کے چلنے کا حکم ہوگیا۔ حضرت عائشہؓ چونکہ بہت نازک تھیں۔ اس لئے اُن کے کجاوے کو اٹھانے کو جو صحابیؓ متعین تھے انہوں نے سمجھا کہ حضرت عائشہؓ اندر ہیں انہوں نے کجاوہ کو دیکھا نہیں اور اٹھا کر لے گئے۔ جب حضرت عائشہؓ قضا حاجت کے بعد جنگل سے واپس آئیں۔ تو قافلے کو نہ پاکر وہیں کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نہ پاکر واپس تلاش کرنے کے لئے یہاں آئیں گے۔

ایک صحابی قافلے کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ تاکہ اگر کوئی چیز پیچھے رہ جائے۔ یا گر پڑے۔ تو وہ اٹھا کر لے آئیں۔ انہوں نے جب اِن کو کپڑا اوڑھ کر لیٹے دیکھا۔ تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ اس سے حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھل گئی اُس صحابیؓ نے حضرت عائشہؓ کو پردہ کراکر اپنے اونٹ پر بٹھا کر خود مہار پکڑ

کر قافلے کے ساتھ مل گئے۔

منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگا دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت پریشانی ہوئی۔ آپؐ بہت غمگین رہنے لگے۔ کئی دن خاموش اور پریشان رہے۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کی برائت کا حکم نازل ہوا۔ تب جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی دور ہوئی

اس واقعہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر اور عالم الغیب والشہادۃ نہ تھے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہوتا۔ تو کیوں اتنا پریشان ہوتے۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان منافقین سے ڈرتے تھے؟ اگر حضور صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاظر ناظر اور عالم الغیب ہوتے تو اُن منافقین سے فرماتے۔ کہ اے بے ایمانو! مجھے پتہ ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ پاک ہیں تم اُن پر کیوں تہمت لگاتے ہو تم جھوٹے ہو۔

اللہ تعالےٰ کی صفات فقط اُسی میں ہیں اور کسی میں نہیں ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ۔ وہی اللہ ہے۔ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عالم الغیب والشہادۃ ہے وہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آج کل بزرگوں کی بزرگی کو بڑھانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارے پیر ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ اُن کو ہر ایک چیز کا علم ہے۔ ان جاہلوں کو یہ پتہ نہیں۔ کہ اس طرح ہم خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا کر مشرک بن رہے ہیں۔ یاد رکھو۔

مشرک ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا

اللہ تعالیٰ کو ذات اور صفات میں وحدہ لا شریک لہ ماننا توحید ہے اگر کوئی اللہ تعالےٰ کو ایک مانے مگر اس کی صفات میں غیروں کو شریک ٹھہرائے۔ تو وہ مشرک ہے

باقی صفحہ ۱۶ پر

جانوروں کو خوراک سے محروم رکھنے کا وبال

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک ظالم عورت کو ایک بلی کو مار ڈالنے کے جرم میں عذاب دیا گیا۔ اس نے اس بلی کو بند کر لیا، پھر نہ تو خود اسے کچھ کھانے دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھر لیتی (اس طرح اسے بھوکا تڑپا تڑپا کے مار ڈالا)۔ صحیح بخاری

جنت میں سلامتی کے ساتھ پہنچانے والے آسان اعمال

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! خداوند رحمن کی عبادت کرو اور بندگانِ خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو خوب پھیلاؤ، تم جنت میں پہنچ جاؤ گے، سلامتی کے ساتھ۔ جامع ترمذی

بقیہ مجلس ذکر صفحہ ۵ سے آگے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے۔ سِتَّانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ وَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ۔ ۷۲ فرقے اُن میں سے دوزخ میں جائیں گے۔ اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایک فرقہ جنت میں کون سا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ۔

ترجمہ۔ جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔

حفظ مراتب گر نہ کنی زندیقی

اگر مرتبوں کی حفاظت نہ کی۔ تو بے ایمان ہوکر مرو گے۔

آجکل جو بزرگوں کو نبیوں کے برابر اور نبیوں کو خدا کے برابر کر دکھائے وہ پکا مسلمان ہے اور جو یہ کہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہ فقط خدا کی ذات ہے۔ وہ وہابی۔ جو ختم شریف میں یتیموں کا مال کھائے۔ غیر اللہ کو پکارے وہ مسلمان۔ اور جو یتیموں کا مال نہ کھائے۔ فقط خدا تعالےٰ کی ذات کو پکارے وہ وہابی۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ توحید خالص عطا فرمائے۔ توحید خالص کے ساتھ زندگی بسر کرائے اور خاتمہ بھی توحید خالص پر فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے

(آمین یا الہ العالمین)

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۲۶ر رجب المرجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۴ر جنوری ۱۹۶۲ء

۲۶ر رجب جمعرات کی شام کو حضرت اقدس علالت اور نقاہت کی وجہ سے مجلس ذکر میں تشریف نہ لا سکے حسب ارشاد مجلس ذکر انعقاد پذیر ہوئی چنانچہ ذکر جہر کے بعد حضرت اقدس کی ایک سابقہ تقریر احقر نے حاضرین کو پڑھ کر سنائی جو بعینہ شریک اشاعت کی جا رہی ہے۔

(احقر عبید اللہ انور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

کامل کی صحبت کا اثر

ہم اس حلقہ ذکر میں اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اصل میں یہ حلقہ ان احباب کے لئے ہے۔ جنہوں نے قادری خاندان میں میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان کے علاوہ اور دوست بھی آتے ہیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد جس کا دل چاہے شامل ہو۔ ہم کسی کو روکتے نہیں ہیں وقتاً فوقتاً خاص احباب کے لئے عرض کرتا رہتا ہوں۔ تاکہ اس سے اُن کو کچھ فائدہ ہو۔ اور وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ بیعت لینے والا بھی ذمہ دار ہے۔ کہ وہ اپنے متعلقین کو ایسا راستہ سمجھائے کہ وہ جہنم سے بچ کر جنت میں پہنچ جائیں۔ بیعت کنندہ عہد کرتا ہے کہ شیخ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم بتلائیگا اس پر عمل کروں گا۔

امراض روحانی کا علاج صحبت شیخ کے سوا کچھ نہیں۔ کتابیں پڑھنے سے یہ دور نہیں ہوتے دینی مدارس میں کتابوں پر عبور ہو جاتا ہے۔ مگر تکمیل نہیں ہوتی اس لئے علماء کی بھی کما حقہ اصلاح نہیں ہوتی۔ بعض امراض روحانی جسمانی امراض سے زیادہ مہلک ہوتے ہیں۔ جسمانی بیماریاں قبر سے ورے ختم ہو جاتی ہیں۔ روحانی

اسلام میں افضل ترین اعمال

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا کہ اسلام میں کیا چیز (اور کون سا عمل) زیادہ اچھا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: (ایک) یہ کہ تم اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) یہ کہ جس سے جان پہچان ہو اس کو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اس کو بھی سلام کیا کرو۔ صحیح بخاری

بیماریاں ساتھ جاتی ہیں۔ زمینداروں تاجروں اور سرکاری ملازمین کو تو جانے دیجئے۔ اہل علم بھی ان سے نجات نہیں پاسکتے۔ جب تک کہ خاص اہتمام نہ کریں۔ مدارس عربیہ میں طلبہ کو علم دانستن کے درجہ پر حاصل ہوتا ہے۔ داشتن کے درجہ پر نہیں۔ یعنی دین سمجھ کر آتے ہیں۔ لیکن اکثر ان میں سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر دین کا عملی رنگ چڑھا ہوا نہیں ہوتا۔ اس لئے علماء کے اندر بھی روحانی بیماریاں باقی رہتی ہیں۔ جب تک اللہ والوں کی صحبت نصیب نہ ہو نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے اس کے سوا باقی تمام کمالات نبویؐ کے حاملین اب تک رہے ہیں۔ اب بھی موجود ہیں۔ اور قیامت تک رہیں گے۔ انہیں کی صحبت میں اصلاح حال ہوتی ہے۔ اللہ والے موتیوں سے بھی گراں قیمت ہیں۔ موتی ملنے ارزاں لیکن اللہ والے ملنے گراں۔ وہ نایاب نہیں کم یاب ہیں۔ اگر کامل مل جائے تو اس کے قلب سے ادب۔ عقیدت اور اطاعت کی تین تاریں جوڑنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان کے بغیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رہنے والے بھی محروم رہے۔ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ پاس ادب تھا۔ نہ عقیدت تھی۔ اور نہ اطاعت کرتے تھے۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے ایک شخص مرا۔ تو آپ نے نماز جنازہ خود پڑھائی۔ اللہ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

(سورۃ التوبہ رکوع ۱۰)

منافقین مسجد نبویؐ میں تین نمازیں باجماعت پڑھتے تھے۔ مگر ان کی نمازوں کے متعلق ارشاد باری ملاحظہ ہو۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورۃ النساء رکوع ۲۱)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ منافقین کا پتہ لگانا ہو۔ تو فجر اور عشاء میں دیکھ لیا کریں۔ ان دونوں نمازوں میں وہ غیر حاضر ہوں گے۔ مسجد نبوی کے ایک حصہ کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ منافق وہاں بھی پڑھتے رہے ہوں گے۔ لیکن چونکہ ادب عقیدت اور اطاعت اور اطاعت نہ تھی۔ اس لئے جہنم کا ایندھن بنے۔

میرے دو مربی ہیں۔ مخدومنا حضرت خلیفہ غلام محمد صاحبؒ دین پوری اور مخدومنا حضرت مولانا سید تاج محمود صاحبؒ امروٹی حضرت دین پوریؒ میری بیعت کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہے۔ مگر میں نے کبھی ان کو تقریر کرتے ہوئے نہیں سنا۔ شیخ کامل اور طالب صادق کا دل را بدل رہے است والا معاملہ ہوتا ہے۔ ان کے جوتوں کی خاک سے بہت کچھ ملا۔ اس لئے میرے دل میں ان کی بے حد قدر ہے۔ میرا فرض ہے۔ آپ کو توجہ دلانا اور آپ کا فرض ہے۔ عمل کرنا۔ روحانی بیماریوں کا علاج قرآن میں ہے۔ لیکن اس کے لئے کامل کی صحبت کی ضرورت ہے۔ اگر ان سے شفا ہوگئی۔ تو قبر بہشت کا باغ بن جائے گی۔ ورنہ جہنم کا گڑھا ہوگی ان بیماریوں میں سے ایک کبر ہے کبر کے متعلق حضور کا ارشاد ہے کہ جس کے دل میں ذرا سا تکبر ہوگا۔ وہ بہشت میں نہ جائیگا صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ حق کا انکار اور لوگوں کو ذلیل سمجھنا یہ کبر ہے۔ اللہ والوں کی صحبت میں کبر نکل جاتا ہے۔ وہ ہستی مسل کر رکھ دیتے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک یہ دعا بھی ہے۔ کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر انانیت نہ تھی۔ آپ کی صحبت میں صحابہؓ کے اندر نہ رہی۔ حضرت عمرؓ کا درجہ ملاحظہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر نبی ہوتا۔ تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ لیکن چونکہ ہستی فنا ہوچکی ہے۔ اس لئے حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہیں۔ کہ میرا نام منافقین کی فہرست میں تو نہیں؟ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہر کافر فرہنگ ملحد اور زندیق کو انسان اپنے سے بدرجہا بہتر سمجھے۔ یہ ان کا حال ہے۔ ان کی ہستی فناہ تھی۔ اس قسم کے اللہ کے بندوں کی صحبت میں ہستی فناہ ہوتی ہے۔ ع

صدقے میں تیرے ساقی مشکل آسان کردے
ہستی میری مٹا دے خاک بے جان کردے

ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ انا بھی ہو۔ اور اللہ بھی ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ انا مرتی ہے۔ تو رنگ چڑھتا ہے

آنچہ از دل مے خیزد بر دل مے ریزد

ایک دفعہ نواب بہاولپور نے کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ تو کئی مقامات سے دعوت نامے آئے۔ میرے دادا پیر حضرت حافظ محمد صدیق صاحبؒ کی طرف سے دعوت نامہ تو نہ آیا۔ مگر وزیر صاحب خود ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ وزیر صاحب فقیر خود بہاولپور چلے گا۔ اونٹ پر اپنی دیگ لاد کر لے جائے گا۔ جو رزق اللہ دیگا اس میں سے سب کھائیں گے۔ نواب صاحب کی دعوت نہ کھائیں گے پھر فقیر نواب سے جو کہے گا۔ وہ کانوں سے گزر کر نواب صاحب کے دل پر پڑے گا۔ نواب صاحب کی آنکھیں کھلیں گی۔ پھر وہ آپ سے ریاست کا حساب لیں گے۔ اور آپ ان کو زہر دے کر ماریں گے۔ نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہو تو بندہ حاضر ہے۔ وزیر صاحب نے ہاتھ جوڑے اور کہا کہ ایسا پیر ہمیں نہیں چاہئے۔ میں نے صرف ایک روحانی بیماری کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ روحانی بیشمار ہیں ع

نفس مایاں کمتر از فرعون نیست
لیک اورا عون مارا عون نیست

بعض دفعہ گدڑی میں لال ہوتے ہیں

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوار باشد

اس قسم کے لوگوں کی دلآزاری کرنے سے بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ نکلا۔ کہ روحانی بیماریاں صحبت کے بغیر نہیں نکلتیں۔

حضرت امروٹیؒ کی نظیر نہ تب تھی نہ اب ہے۔ ایک دفعہ ایک انسپکٹر پولیس آپ کے ہاں آیا۔ اور عرض کی کہ حضرت کپتان پولیس نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ آپ اپنی سواری کا گھوڑا قیمتاً مجھے دے دیں۔ فرمانے لگے۔ کہ نہیں خدا کی قسم ہے۔ جس طرح ان کا پیغام مجھ کو دیا ہے اسی طرح میرا پیغام بھی ان کو پہنچا دینا میں نے گھوڑے جہاد کے لئے رکھے ہیں۔ اور جہاد انگریزوں سے کروں گا۔ تم تو گھوڑا مانگتے ہو میں تو تم کو اپنا اور گھوڑوں کا پیشاب آنکھ میں ڈالنے کے لئے نہیں دے سکتا۔ اس کے باوجود جب کبھی خاص بات فرمانی ہوتی۔ تو فرماتے۔ ان گنہگار آنکھوں نے یہ دیکھا۔ یہ ہے۔ اللہ کے پاک نام کی برکت سے پیدا شدہ جرأت جو فقط کتابوں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اور یہ ہے اللہ تعالٰے کے پاک نام کی باطنی برکت جو کاملین کی صحبت کے سوا حاصل نہیں ہوتی

اللھم وفقنا لما تحب و ترضی

اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک بدچلن عورت کی اسی عمل پر بخشش ہوگئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو ایک کنویں کے پاس اس حالت میں (چکر کاٹ رہا) تھا کہ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور وہ ہانپ رہا تھا کہ پیاس سے مر جائے۔ اس عورت نے پاؤں سے اپنا چمڑے کا موزہ اتارا پھر اپنی اوڑھنی میں اس کو باندھا اور اس پیاسے کتے کے لئے پانی نکالا (اور پلایا) تو اس پر اس کی مغفرت کا فیصلہ فرما دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا جانور (کے کھلانے پلانے) میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک ہر زندہ جانور کے کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔ صحیح بخاری

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۱۳ر شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۱ر جنوری ۱۹۶۲ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا

عرض یہ ہے کہ صوفیائے کرام کے چار طریقے ہیں نقشبندی، سہروردی چشتی اور قادری۔ میں سب کو حق پر سمجھتا ہوں۔ سارے طریقے مقبول بارگاہِ الٰہی ہیں۔ سب صوفیائے کرام کا مقصد ایک ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا۔ خدا کو یاد کرنے کے طریقے الگ الگ ہیں۔ میرا تعلق حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ (بغداد شریف) سے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ کلمہ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ جو کوئی ان پانچوں پر عمل کریگا وہ پکّا مسلمان ہے اور جو نماز چھوڑ دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔

ترجمہ:۔ جس نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا پس تحقیق وہ کافر ہو گیا خواہ اس کا نام محمد دین، اللہ دتا ہو۔ نام سے مسلمان نہیں بنتا بلکہ کام سے بنتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اسلام کی بنیادوں پر اپنی ہمت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تحقیق اللہ تعالےٰ کے فرشتے راستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والی مجالس کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کہیں کسی جماعت کو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو اپنے دوسرے ساتھیوں کو بلا کر اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ کر آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں۔ (چونکہ وہ نوری ہیں)

اللہ تعالےٰ عالم الغیب والشہادہ ہے لیکن فرشتوں کو گواہ بنانے کے لئے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! تیری حمد و ثنا اور بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے دیکھ پائیں تو پھر اُن کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ پھر تو اور زیادہ تیری بزرگی اور تعریف بیان کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالےٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز کو چاہتے ہیں اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یا اللہ! وہ جنت میں جانا چاہتے ہیں اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنّت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دیکھ پائیں تو ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ دیکھ پائیں تو جنت میں جانے کی اور زیادہ حرص پیدا ہو جائے اور اس کی بہت ہی طلب کریں اور دوزخ سے بہت زیادہ دُور بھاگیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مَیں نے ان تمام کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ یا اللہ! فلاں آدمی کسی کام کی غرض سے مجلس ذکر میں بیٹھے ہوئے کسی آدمی سے ملنے کو آیا تھا جو مجلس ذکر میں بیٹھا ہوا تھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بھی خالی نہیں جاتے۔

(رواہ البخاری)

اللہ تعالےٰ ہر جمعرات کو مغفرت کا تمغہ عطا فرما دیتے ہیں دعا کرتا ہوں کہ ہر جمعرات کو مجلس ذکر میں شامل ہو کر مغفرت کا تمغہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جنّت میں جانا بہت ہی آسان مجلس ذکر میں شامل ہو کر مغفرت حاصل کرنی بہت ہی سستا سودا ہے۔

آج ایک چیز عرض کرتا ہوں۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا۔

ترجمہ:۔ قیامت کے دن کوئی انسان کسی انسان کے کام نہ آئے گا۔

سارا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ ہوگا۔ اگر اللہ تعالےٰ راضی ہوگا تو جنت میں جائے گا ورنہ نہیں۔

انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ تاکہ انسان یہ سمجھے۔ کہ مَیں نے انبیاء علیہم السلام کی تابعداری کی اور آج وہ مجھے کام آئی۔ اصل میں قیامت کے دن عذاب سے چھڑانے والا اللہ تعالےٰ ہے وہ جبّار و قہّار ہے۔ وہاں کسی کو دم مارنے کی اجازت نہ ہوگی۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑے اولوالعزم پیغمبر گذرے ہیں۔ اللہ تعالےٰ

نے وعدہ فرمایا تھا کہ طوفان سے اُن کے اہل و عیال کو بچاؤں گا۔
حضرت نوحؑ نے طوفان کے وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی بیوی اور بیٹے کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اہل ہی نہیں۔ یعنی یہ تمہارا بیٹا ہی نہیں اور اسے طوفان میں غرق کر دیا۔

اگر باپ نیک اور پرہیزگار ہو اور بیٹا نافرمان اور بدکار ہو تو وہ نیکوں میں شامل نہیں ہوگا۔ اور قیامت کے دن نہیں چھوٹے گا۔ وہاں ہر انسان اپنے اعمال میں پکڑا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خاتمہ ایمان پر فرمائے (آمین!)

سلام کے الفاظ اور ان کا اجر و ثواب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دس (یعنی اس کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں) پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللہ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ آدمی بیٹھ گیا تو تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیس (یعنی اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں) پھر ایک تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ مجلس میں بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیس (یعنی اس کے لئے تیس نیکیاں ثابت ہو گئیں)۔ جامع ترمذی

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۱۰ر شعبان ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۸ر جنوری ۱۹۶۲ء

۱۰ر شعبان المعظم جمعرات کی شام کو حضرت اقدس علالت اور نقاہت کی وجہ سے پھر مجلس ذکر میں تشریف نہ لا سکے حسب ارشاد مجلس ذکر انعقاد پذیر ہوئی چنانچہ ذکر کے بعد حضرت اقدس مد ظلہ کی سابقہ تقریروں کے اقتسابات احقر نے حاضرین کو پڑھ کر سنائے۔ جو بعینہٖ شریک اشاعت کئے جا رہے ہیں۔

(احقر عبید اللہ انور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

تقویٰ اور زہد میں فرق

تقویٰ کا مصدر ہے۔ اللوقی و الوقایۃ جس کے معنی فارسی میں نگداشتن اور اردو میں اپنے آپ کو بچانا ہیں۔ تقویٰ ہر مسلمان کے لئے فرض عین ہے۔ کس چیز سے بچانا؟ ہر اس چیز سے اپنے آپ کو بچانا جو تعلق باللہ میں خلل انداز ہو۔ یہ ہے تقویٰ۔ اس میں ساری منہی عنہ چیزیں آ جاتی ہیں مثلاً زبان سے ایسے الفاظ نہ نکالنا جس سے اللہ تعالےٰ ناراض ہو۔ یہ زبان کا تقویٰ ہے۔ آنکھ سے نامحرم عورت کو نہ دیکھنا اور نہ ایسی جگہ جانا جس سے خدا ناراض ہو۔ یہ پاؤں کا تقویٰ ہے۔ مثلاً سینما۔ ریشمی کپڑا نہ پہننا۔ یہ لباس کا تقویٰ ہے لباس کی ایسی وضع سے بچنا جو ممنوع ہے۔ یہ بھی تقویٰ ہے۔ مثلاً ٹخنہ سے نیچے پتلون شلوار یا تہہ بند باندھنا۔ تقویٰ ہر مرد و زن کے لئے لازمی ہے۔

زہد خاص ہے۔ اور تقویٰ عام ہے۔ زہد کے دو درجے ہیں ایک وہ زاہد ہے۔ جو مباحات میں اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص تین کی بجائے ایک روٹی کھاتا ہے۔ تاکہ تہجد کے لئے اُٹھ سکے۔ یہ شخص اللہ کی رضا کے لئے مباحات میں تقلیل کرتا ہے۔ دوسرے شخص کو اللہ نے توفیق دی ہے۔ کہ نفیس اور قیمتی کپڑا پہنے۔ ریشم نہ ہو اور ٹخنہ سے نیچے نہ ہو۔ اگر توفیق ہو تو سو روپیہ گز کا کپڑا پہن سکتے ہیں۔ اسلام اس سے منع نہیں کرتا۔ بشرطیکہ آمدنی حلال کی ہو۔ لیکن وہ کھدر پہنتا ہے۔ یہ بھی مباحات میں تقلیل ہے۔

زہد کا دوسرا درجہ خاص ہے وہ یہ ہے۔ کہ حلال حرام کی تمیز ہو اور پھر انسان منہی عنہ سے بچے۔ میں ہمیشہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اللہ والوں کے جوتوں کے تلے کی خاک کے ذروں میں وہ موتی ملتے ہیں۔ وہ بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے۔ ان میں سے ایک موتی یہ ہے کہ حلال حرام کی تمیز ہو جاتی ہے اور یہ کہ اللہ کے پاک نام کی برکت ہے۔ باطن کی بینائی سے حلال حرام کی تمیز ہوتی ہے عام مسلمان اس قسم کے زہد کے مکلف نہیں۔ کابل میں ایک مجذوب تھے۔ لوگ پھلوں کے ٹوکرے لئے ان کے دروازہ پر کھڑے رہتے کہ وہ باہر نکلیں تو پیش کریں وہ جب نکلتے تو فرماتے۔ "ببرید پیش سگاں باندازید" (لے جاؤ کتوں کے آگے ڈال دو) اس قسم کے کاملین سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ چیز حلال ہے یا حرام یہ حضرات باطن کی بنا پر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ موتی ملنے ارزاں۔ مگر اس قسم کے کامل ملنے اس سے بھی گراں ہیں۔ پھر ہر کامل سے ہر طالب فیض نہیں اٹھا سکتا۔ اس کے لئے عقیدت۔ ادب اور اطاعت کی ضرورت ہے۔ ان کے بغیر ساری عمر ان کی صحبت میں رہ کر بھی دنیا سے محروم جانے والے ان گناہ گار آنکھوں نے دیکھے ہیں ؎

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

اس قسم کے کامل حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ان کی زبان کو لذیذ چیزوں سے لذت حاصل نہیں ہوتی بلکہ عبادت میں خلل پڑنے کے باعث وہ ان سے پرہیز کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادھم بہت بڑے اولیاء کرام میں سے تھے۔ انہوں نے بادشاہت چھوڑ کر اللہ کے دروازے کی غلامی قبول کر لی تھی۔ مکہ معظمہ میں قیام تھا۔ جنگل سے لکڑیاں لاتے اور بازار میں فروخت کرتے وقت یہ آواز لگایا کرتے تھے۔

مَنْ یَّشْتَرِی الطَّیِّبَ بِالطَّیِّبِ

(کون ہے جو حلال مال سے حلال مال کو خریدتا ہے؟)

ایک دفعہ انہوں نے بازار سے کچھ کھجوریں خریدیں ان کو کھانے کے بعد ذکر کی لذت سلب ہو گئی اللہ سے کشش ٹوٹ گیا۔ بہت پریشانی ہوئی۔ اللہ کی بارگاہ میں گریہ زاری کی۔ تو القا ہوا۔ کہ فلاں دن

جو کھجوریں تم نے خریدی تھیں۔ کچھ کھجوریں دوکاندار کی تھیں تمہاری نہ تھیں۔ کہتے ہیں کہ دوکان دار نے جب کھجوریں تول کر ان کو دیں تو دو کھجوریں پلڑے سے نیچے گر پڑیں۔ انہوں نے سمجھا کہ میری ہیں۔ در اصل وہ دکان دار کی تھیں۔ ان کو کھانے سے اللہ ناراض ہوگیا۔ اور لذت سلب ہوگئی حالانکہ قانون یہ ہے۔ کہ میری امت سے خطا و نسیان اٹھا لیے گئے ہیں۔ (حدیث)۔ مثلاً روزہ تھا یاد نہ رہا اگر اس صورت میں کسی نے پانی پی لیا۔ تو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ یہ ہے خطا۔ رمضان میں ایک شخص وضو کر رہا تھا۔ بھول کر حلق کے اندر پانی چلا گیا۔ یہ نسیان ہے اس قسم کے زاہد بھی مباحات سے بچتے ہیں۔

یہ باطن کی بینائی کے باعث ان سے بچتے ہیں۔ بعض بے سمجھ کہہ دیتے ہیں۔ کہ تصوف بدعت ہے۔ یہ لوح محفوظ سے آیا ہے اس کی بڑی بڑی برکتیں ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے۔ امین

چوری، ڈاکہ، فریب، دھوکہ بازی یہ حرام ذرائع ہیں۔ ان سے حاصل کیا ہوا۔ مال خبیث ہوتا ہے۔ مال بظاہر طیب ہوتا ہے۔ لیکن ذریعہ اس کو خبیث بنا دیتا ہے۔ ان ذرائع میں مالک کی خوشی شامل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات بظاہر خوشی سے دیتا ہے۔ لیکن دل میں ناراض ہوتا ہے۔ جیسے رشوت میں مال پر اعمال کا ترتب ہوتا ہے۔ بعض اعمال خبیث اور بعض طیب ہوتے ہیں۔ مال سے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مال طیب ہوگا۔ تو جذبات طیبہ پیدا ہوں گے۔

جذبات طیبہ سے اعمال طیبہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے خدا راضی ہوگا۔ خدا راضی ہوگا۔ تو دنیا میں حیات طیبہ نصیب ہوگی۔ اور مرنے کے بعد قبر جنت کا باغ بن جائے گی۔ اگر مال خبیث ہوگا۔ تو جذبات اور اعمال خبیث ہوں گے۔ اس سے خدا ناراض ہوگا۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ ؕ

ہر شخص خبیث چیز کو ناپسند کرتا ہے۔ خبیث عربی لفظ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ گندا ہے مثلاً میٹھی چیز ہو۔ رات کو جس برتن میں رکھی تھی۔ وہ ننگا پڑا رہا۔ اور اس میں سے چوہے کھاتے رہے۔ فرض کرو برتن بھی گندا تھا اور سورج نکلنے کے بعد اس پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں۔ کوئی شریف آدمی ایسی باسی اور گندی چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا۔ ہم ہر طیب چیز کو پسند کرتے ہیں۔ انسان ہو۔ تو طیب جس نے کبھی مسواک نہ کی ہو اس کے منہ سے بو آتی ہو۔ اس کے کپڑے بھی گندے ہوں۔ اس کو کوئی بھی پسند نہ کرے گا۔ کیا اللہ تعالےٰ کو بندے گتھرے چاہئیں؟ کیا اس نے جنت خبیثوں کے لئے بنائی ہے۔ وہ تو بہت نازک مزاج محبوب ہے ذرا سی بات پر ناراض ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے مجھ سے اپنا واقعہ بیان کیا۔ آپ میں سے کچھ حضرات اس کو جانتے ہیں۔ میں آپ کو اس کا نام نہیں بتلاؤں گا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میں اللہ اللہ کیا کرتا تھا۔ اس کی برکت سے میرے دل میں ایک چراغ روشن تھا ایک دن میں پانی والے تالاب کی طرف سے آرہا تھا۔ سنہری مسجد کے سامنے ایک ہندو نوجوان لڑکی پر میری نظر کا پڑنا تھا۔ کہ چراغ بجھ گیا۔ پھر آج تک روشن نہیں ہوا۔ وہ تو ایسا نازک مزاج محبوب ہے۔ کہ غیر پر نظر بھی پڑ جائے تو ناراض ہو جاتا ہے میلان طبع اپنے بس کی بات نہیں یہ دوسری بات ہے۔ کہ انسان طبیعت کو بُرائی سے روک لے۔ جیسے منہ زور گھوڑا ہو۔ وہ تو زور لگائے گا۔ مگر سوار اس کو روکے گا۔

اعمال طیبہ سے عامل مقبول بنتا ہے۔ اور اعمال خبیثہ سے عامل مردود ہو جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا

ترجمہ۔ بے شک اللہ پاک ہے۔ اور پاک ہی چیز کو قبول فرماتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کو تو انسان بھی طیب اور اعمال بھی طیب مقبول ہیں اسلام کا منبع ہے قرآن! قرآن کو حضورؐ سے صحابہ کرام نے لیا۔ صحابہ کرام سے تابعین اور تابعین سے تبع تابعین نے لیا۔ اسلام کا علمی منبع قرآن اور عملی نمونہ حضورؐ ہیں۔ اس کی اشاعت میں مفسرین۔ محدثین۔ علمائے کرام اور صوفیائے عظام سب نے حصہ لیا۔ چاروں آئمہ کرام حق پر ہیں۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ ہر صدی میں ایک مجدد آئیگا اللہ تعالےٰ ان سب کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

۳۹ سال سے میں اسی اسلام کی دعوت دے رہا ہوں۔ دہلی میں میرے استاد حضرت مولانا عبیداللہ سندھی نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اپنی زندگی اشاعت قرآن کے لئے وقف کردوں۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ دہلی میں انہوں نے پانچ علما اور پانچ گریجوئیٹوں کو قرآن پڑھایا تھا۔ ان پانچ علماء میں ایک میں تھا۔

انگریز مجھے دہلی سے ہتھکڑی لگا کر لایا تھا۔ اس نے مجھے جھیلہ کرکے لاہور رکھا۔ اگر میرا اپنا اختیار ہوتا تو میں دہلی یا سندھ جاتا لاہور کبھی نہ رہتا۔ انگریز شاید یہ سمجھتا تھا۔ کہ اس کا لاہور میں کوئی حامی و مددگار نہیں اور یہ لاہور کی گلیوں میں پھر کر مر جائیگا اس کو کیا معلوم تھا۔ کہ میرے سینے میں قرآن ہے۔ قرآن اپنا راستہ خود بنا لیتا ہے۔ آج میں آپ سے خانۂ خدا میں عہد لینا چاہتا ہوں۔ کہ آپ مرتے دم تک اسی محمدی اسلام کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

بقیہ مجلس ذکر صفحہ ۶ سے آگے

رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہینگے اسی کی طرف میں آپ کو بلاتا رہا ہوں۔ جو علمی طور پر خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ درس قرآن دیں

مجھے استاذ مولانا سندھیؒ ملے اور شیخ امروٹیؒ ان حضرات کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے اشاعت قرآن کی توفیق دی۔ میں ہزاروں قرآن پڑھا چکا ہوں۔ ان کے علاوہ ایک ہزار سے زائد عالم درج رجسٹر ہیں۔

پہلے اس مسجد میں دن کو گیدڑ جوتیاں اٹھا کرلے جاتے تھے۔ ایک یہ گناہ گار بندہ آکر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالےٰ نے یہیں منگل بنا دیا بڑے بڑے بادِ مخالف کے جھونکے آئے۔ اور گزر گئے۔ آخر میں میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے جو مرکز عطا کر رکھا ہے۔ اس سے وابستگی کو اپنے لئے لازم سمجھئے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

آپس میں محبت کیسے پیدا ہو؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک پورے مومن نہ ہو جاؤ (اور تمھاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمھارے درمیان محبت و یگانگت پیدا ہو جائے۔ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ صحیح مسلم

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ١٧ شعبان ١٣٨١ھ مطابق ٢٥ جنوری ١٩٦٢ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَمَّا بَعْدُ

دنیا کو پسند کرنا اور آخرت کو نظر انداز کرنا

یہ ایک روحانی بیماری ہے

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ٥
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ٥
(سورۃ القیامۃ رکوع ۱ پارہ ۲۹)
ترجمہ۔ تم تو دنیا کو چاہتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔

دنیا کو پسند کرنا اور آخرت کی زندگی کو نظر انداز کرنا یہ ایک روحانی بیماری ہے۔ جس کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اسی روحانی بیماری کے متعلق فرماتے ہیں کہ تم دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

اکثر لوگ امتحان میں پاس ہونے، تنخواہ کے بڑھنے کے فکر میں لگے رہتے ہیں خدا کا نام یاد کرنے کا بہت کم کو شوق ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آخرت کا نفع مقدم ہو۔ اور دنیا کا موخر لیکن آج کل اُلٹا حساب ہے۔ اکثر لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

دوکاندار یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گئے تو گاہک چلے جائیں گے۔ اور تھوڑے سے پیسے جو کماتے ہیں۔ وہ نہیں کما سکیں گے۔ طالب علم پاس ہونے کی فکر میں رہتے ہیں اُن کو نماز کی بالکل پرواہ نہیں ہے۔ ملازمت پیشہ لوگ گریڈ بڑھانے کی فکر میں ہر نماز کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شیطان نے قیامت تک کی مہلت مانگی ہوئی ہے۔ اور اس کا کام ہے۔ انسانوں کو گمراہ کرنا۔ اُس نے کہا تھا۔ کہ

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ٥
(سورۃ ص رکوع ۵ پارہ ۲۳)

ترجمہ۔ اے اللہ! تیری عزت کی قسم ہے۔ کہ میں اس (آدم علیہ السلام) کی ساری اولاد کو گمراہ کروں گا مگر چند تیرے مخلص بندے میرے پنجے سے بچ جائیں گے،

شیطان نے حقیقت میں انسانوں کو گمراہ کیا ہوا ہے۔ ملازم پیشہ لوگوں کے دلوں میں خیال پیدا کرتا ہے۔ تو نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا۔ تو تیری تنخواہ کٹ جائے گی طالب علموں کو کہتا ہے اگر تو نے نماز پڑھنی شروع کر دی تو وقت ضائع ہوگا۔ اور دوکانداروں کو کہتا ہے۔ کہ گاہک واپس چلے جائیں گے اسی طرح ہر ایک کو اپنے اپنے پیشہ میں مختلف طریقوں سے گمراہ کرتا ہے۔ مولویوں کو بھی گمراہ کرتا ہے لاہور میں دو قسم کے مولوی ہیں۔ ایک تو وہ جو تنخواہ لیتے ہیں۔ دوسرے وہ جو محلے والوں کی روٹیاں کھاتے ہیں۔ اُن کو یہ کہتا ہے۔ کہ اگر تم نے حق کہا۔ تو تنخواہ بند ہو جائے گی۔ اور محلہ والوں کی روٹیاں نہیں ملیں گی۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اور مجھ کو اس روحانی بیماری سے بچائے۔ اور آخرت کو اول اور دنیا کو دوم نمبر پر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آخرت کی بہتری کا خیال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر انسان مجھ سے ڈرتا ہے اور دنیا والوں سے نہیں ڈرتا۔ تو میں اُس کو وہاں سے رزق دوں گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

عورتوں میں ایک مرض ہے۔ کہ وہ خاوند کی ناراضگی میں نماز کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ مغرب اور عشاء کی نماز جاتی ہے تو جائے۔ مگر خاوند ناراض نہ ہو

ہر جمعرات کو میں سبق دیا کرتا ہوں اگر یہ سبق پک جائے۔ یعنی دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح نہ دیں۔ تو بیڑا پار ہو جائے۔

بعض دوکاندار ملازم پیشہ اور تجارت پیشہ لوگ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ نماز باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آخرت کی زندگی کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۲۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۶۲ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

رحمتوں والا مہینہ

عرض یہ ہے کہ حلقۂ ذکر میں شامل ہونے والوں کو خوش خبری سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سب کو بخش دیا ہے۔ حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے سڑکوں پر ذکر کرنے والوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ جب کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو وہ دوسرے فرشتوں کو بلاتے ہیں کہ آؤ آؤ جس چیز کی ہم تلاش کر رہے تھے وہ یہاں ہو رہی ہے۔ وہ فرشتے ان پر گھیرا ڈال کر ایک دوسرے کے اوپر چڑھتے ہوئے آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں — اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے لیکن فرشتوں کی گواہی لینے کے لئے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! وہ تیری بزرگی اور تعریف بیان کر رہے ہیں۔ تیرا ذکر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ پائیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ یا اللہ اگر وہ آپ کو دیکھ پائیں تو اور شدت سے تیری عبادت شروع کر دیں اور تیری بزرگی اور تعریف بہت زیادہ بیان کریں

اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کیا چیز مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ پائیں۔ تو پھر ان کی کیا حالت ہو — فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یا اللہ اگر وہ جنت کو دیکھ پائیں تو ان میں جنت کو حاصل کرنے کی اور زیادہ حرص پیدا ہو۔ اور وہ اس کو طلب کرنے کی اور زیادہ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ پائیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! اب تو بن دیکھے اتنا ڈرتے ہیں اگر دیکھ پائیں۔ تو دوزخ سے اور زیادہ بھاگنا شروع کر دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے ان تمام کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ یا اللہ! ایک آدمی کسی کام کی غرض سے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ذکر کرنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بھی خالی نہیں جاتے۔ (رواہ البخاری)

اللہ تعالیٰ میرے احباب کو ہر جمعرات کو مرتے دم تک مجلس ذکر میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت ہی وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذکر کو قبول فرمائے اور ہر جمعرات کو مغفرت کا تمغہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

رمضان شریف کی وجہ سے آج کچھ عرض کرتا ہوں:۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور وہ ایماندار ہو اور ثواب کی خاطر رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

رمضان شریف کے مہینے میں ہر نیکی کا بدلہ بڑھا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ ہر نیکی کا دس گنا سے لے کر سات سَو گنا تک ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ مگر روزہ صرف خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ یعنی روزے کا بدلہ میں ہوں۔

جس کا اللہ تعالیٰ ہو جائے اس کو سب کچھ مل گیا۔ وہ دوزخ میں جا نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار کھانا پینا اور عورتوں سے ملنا فقط میرے لئے چھوڑتا ہے۔ اس لئے اس کا بدلہ میں ہی ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک تو افطاری کے وقت۔ دوسری جب اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات کرے گا۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم

سب کو روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو (روٹی نہ کھانے کی وجہ سے) اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ قیمتی اور محبوب ہے روزہ جہاد ہے۔ جب کسی کا روزہ ہو۔ تو وہ نہ عورتوں سے میل جول کرے اور نہ شور و غل کرے اور نہ کسی سے لڑے۔ اگر کوئی لڑے تو کہہ دے کہ آج میرا روزہ ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ مہینہ رمضان المبارک کا بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس کے روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں۔ اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ شیطانوں اور جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے اس مبارک مہینہ میں ایک بہت برکت والی رات ہے۔ جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے پس جو اس رات سے محروم رہا اس نے کچھ نہ پایا۔

اللہ تعالےٰ آپ کے اور میرے روزے قبول فرمائے۔ اور ہماری مغفرت فرمائے۔ (آمین!) اللہ تعالیٰ میرے دشمنوں کو بھی ہدایت عطا فرمائے جو مجھے وہابی (بے ایمان) کہتے ہیں۔ چونکہ مَیں یتیموں کا مال ختم شریفوں میں جاکر نہیں کھاتا اس لئے مجھے مولوی وہابی کہتے ہیں۔ جو کوئی مر جاتا ہے تو بیوہ عورت کو کہا جاتا ہے کہ آپا جی! ۱۵ روپے کے نان ۴ روپے کا حلوہ ۵ روپے کے سنگترے اور اڑھائی روپے کے پھول لانے ہیں۔ مولوی آئیں گے ختم شریف ہوگا اور مولوی کھائیں گے۔

یاد رکھو کہ یتیموں کا مال کھانا حرام ہے۔ اور یہ تیجا شریف ساتا شریف، چالیسواں شریف سب اسلام کے خلاف ہے۔ کل کو اگر تم رات کو زنا کرو اور کہو کہ رات رنڈی شریف آئی تھی۔ زنا شریف کیا تھا تو کیا تمہارے منہ پر جوتا نہ ماریں گے کیا تمہارے **شریف** لگانے سے جائز ہو جائے گا؟

اللہ تعالےٰ آپ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

مَیں اپنی جماعت کے لئے خاص دعا کرتا ہوں اور مَیں نے پچھلے سال مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدس پر اپنی جماعت کے لئے خاص دعا کی تھی کہ اللہ تعالےٰ میری جماعت کے مردوں اور عورتوں کو استقامت عطا فرمائے۔ اور سب گناہ معاف فرما کر جنت میں پہنچائے اور دوزخ سے بچائے (آمین یا الہ العالمین!)

سلام میں پہل کرنے والے کا اجر و ثواب

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کے قرب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ مسند احمد

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا کہ: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ شعب الایمان